بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

محکمۂ اوقاف کا ایک مستحسن فیصلہ

محکمۂ اوقاف مغربی پاکستان کے بارہ میں سننے میں آیا ہے کہ وہ چند بے کار کاموں میں روپیہ صرف کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ مفید کام کرنے کا بھی عزم رکھتا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے ایسی دینی، علمی اور اسلامی کتابوں کے شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جو اپنی افادیت اور اہمیت کے باوجود بازار میں دستیاب نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ بات انتہائی مستحسن ہے کہ اوقاف نے اپنی آمدن کے — روپیہ کا ایک اچھا اور صحیح مصرف تلاش کیا ہے اگرچہ ہم اس بارہ میں کسی لمبی چوڑی خوش فہمی کا شکار نہیں کیونکہ اس سے پیشتر اوقاف کی طرف سے اس سے بھی زیادہ خوش کن اور دل فریب وعدے کیے اور منصوبے بنائے جا چکے ہیں۔ لیکن ان میں سے شاید ہی کوئی شرمندۂ تعبیر ہوا ہو اور ان وعدوں اور منصوبوں میں سے ایک وعدہ اور منصوبہ غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لیے مبلغین کے ارسال کرنے کا بھی تھا لیکن ہم نے دیکھا کہ غیر ممالک میں تو بڑی بات اوقاف نے اپنے ملک میں بھی تبلیغ اسلام کے لیے کوئی قابل ذکر کارنامہ سرانجام نہیں دیا ہاں عرسوں اور میلوں کے نام پر بھنگیوں اور چرسیوں کے لیے بھنگڑے ڈالنے اور چمٹے بجانے کا اہتمام ضرور کیا ہے۔ یا ایوبی دور میں اس نے علماء کے ضمیر خریدنے اور انہیں آمریت کا غلام اور ڈھنڈورچی بنانے میں خوب چابکدستی کا ثبوت فراہم کیا تھا۔ حالانکہ اوقاف کو جس قدر آمدن ہوتی ہے اس سے اگر مخلصانہ طور پر کوشش کی جاتی تو تبلیغ اسلام کے بہت سے کام لیے جا سکتے تھے اور اب بھی لیے جا سکتے ہیں۔

ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اوقاف میں کئی ایک اچھے بلکہ بہت اچھے لوگ بھی ہیں جو اپنے سینے میں ایک حساس اور درد مند دل رکھتے ہیں اور ان کی خواہش بھی

ہے کہ اس ادارہ سے کوئی مفید کام لیا جا سکے لیکن بدقسمتی سے کچھ ایسے لوگ بھی اس میں در آئے ہیں جن کا دین اور علم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس محکمہ کے قیام کے کئی برس بعد بھی قوم کے سامنے اس کا کوئی نمایاں علمی اور دینی کارنامہ نہیں لے دے کے چند مقابر کی تعمیر اور میلوں ٹھیلوں کا انتظام اسکے نامہ اعمال کے سرنامے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا قیام ایک اچھا عمل تھا لیکن افسوس محکمہ کی بے تدبیری یا لاپرواہی سے اس سے بھی وہ نتائج برآمد نہیں ہو سکے جن کی بجا طور پر توقع کی جاتی، اور کی جا سکتی تھی۔ آج کے جامعہ اسلامیہ اور کل کے جامعہ عباسیہ میں تعلیمی معیار اور نتائج کے اعتبار سے اس کے علاوہ کوئی فرق نہیں کہ اب اس کی سند (ڈگری) کو کاغذی طور پر بی اے اور ایم اے کے برابر تسلیم کر لیا گیا ہے ورنہ عام دینی مدارس تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے اس سے کہیں بہتر اور مفید خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اس کے برعکس دیگر اسلامی ممالک میں اس محکمہ نے قابلِ قدر کام کیے ہیں۔ مثال کے طور پر مراکش کا محکمہ اوقاف نہ صرف قرویین کی قدیم ترین اسلامی یونیورسٹی کو نئے سرے سے زندہ کر چکا ہے بلکہ کئی ایک نایاب اور نادر اسلامی کتب کے مجموعے بھی شائع کر کے عالمِ اسلام میں تقسیم کر چکا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ اوقاف، رباط سے ایک ایسا وقیع اور خوبصورت علمی پرچہ بھی شائع کر رہا ہے جسے تقریباً پوری دنیا میں ہر ذی علم طلب گار کو مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی محکمہ اوقاف ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک عظیم اجتماع کا اہتمام کرتا ہے جس میں عالمِ اسلام کی نامور شخصیتوں کو دعوت دی جاتی ہے اور ان سے قرآنِ حکیم سے متعلق مختلف موضوعات پہ تقاریر کروائی جاتی ہیں۔ ان تقاریر سے استفادہ کے لیے ملک بھر کے اہلِ علم حضرات کو بلایا جاتا ہے اور طلبہ کو اکٹھا کیا جاتا ہے اور ان مجالس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود مراکش کا بادشاہ بنفسِ نفیس ان تمام مجالس میں شرکت کرتا ہے۔ اسی طرح کویت کا محکمہ اوقاف ہے کہ اس چھوٹے سے ملک کا اوقاف تن تنہا فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا تیار کروا رہا ہے اور اس کے لیے اس نے عالمِ اسلام کی ممتاز ترین

شخصیات کی خدمات مستعار لے رکھی ہیں اور بڑی تیزی سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ اتنا عظیم الشان کام ہے کہ جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ اس کے ساتھ ہی کویت کا محکمہ اوقاف اب تک ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں دینی اور اسلامی کتب دنیا کے مختلف حصوں میں عموماً اور اسلام کے پیاسے افریقی ملکوں میں خصوصاً تقسیم کر چکا ہے اور یہیں سے محکمہ اوقاف کا وہ علمی اور اسلامی عربی مجلہ "الوعی الاسلامی" شائع ہوتا ہے جو دنیائے اسلام کا سب سے بڑا دینی و علمی ماہنامہ ہے۔

یہی عالم سعودی عرب، لیبیا، مصر اور دیگر اسلامی ممالک کے اوقاف کی کارکردگی کا ہے۔ بہر حال ہمارا مقصد اس سے صرف یہی ہے کہ ہمارے ملک میں بھی اوقاف کو کچھ مفید اور مثبت کام کرنے چاہییں جن سے محکمہ کا نام بھی روشن ہو اور ملک کا بھی اور پھر وہ پیسہ بھی صحیح جگہ خرچ ہو سکے جو دین کے نام پر اکٹھا ہوتا ہے۔

اور ہمارے نزدیک یہ اس کا بہترین مصرف ہے کہ اس سے ایسی علمی اور دینی کتابوں کو شائع کیا جائے جن سے اسلام کو سمجھنے اور دین میں تفقہ حاصل کرنے میں مدد ملتی ہو۔

اس سلسلہ میں ہماری تجویز یہ ہے کہ ابتدائی طور پر ان کتابوں کی اشاعت کا انتظام کیا جائے جنہیں برصغیر یا اسلامی ہندوستان کے علماء نے تصنیف کیا ہے۔ لیکن آج مطبوع یا دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے گوشۂ گمنامی میں پڑی ہوئی ہیں۔ اس سے ایک تو علم کی خدمت ہو گی اور دوسرا فائدہ یہ حاصل ہو گا کہ دنیا کو پتہ چل سکے گا کہ دینِ حنیف کی خدمت میں برصغیر کے علماء کا کس قدر حصہ ہے اور شریعتِ بیضاء کے سمجھنے میں یہ کسی دوسرے خطہ کے علماء سے کم نہیں۔

اور ویسے بھی ابنائے وطن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عالم کو آبائے وطن سے روشناس کروائیں کہ وہ وطن کی زینت اور ناموری کا سبب ہوتے ہیں تبھی تو مصر کے جلیل القدر عالم علامہ رشید رضاؒ نے لکھا تھا:

"کفی بالھند فخرا انہ انجب الشاہ ولی اللہ کہ برصغیر کے فخر کے لیے کافی ہے کہ اس نے شاہ ولی اللہ ایسے سپوت کو جنم دیا۔"

اور عالم اسلام کے عظیم محدث شیخ البانی نے کہا تھا کہ :-

" اگر برصغیر شاہ ولی اللہؒ اور امام عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ کے علاوہ اور کسی کو بھی پیدا نہ کرتا تو اس کے نام کو روشن کرنے کے لیے یہی دو شخص کافی تھے "

اور تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت عالم عرب کی تقریباً کوئی قدیم و جدید شخصیت ایسی نہیں جس کی کتب طبع نہ ہو رہی ہوں یا جن کو ایڈٹ نہ کیا جا رہا ہو اس کے برعکس علماء برصغیر ——— اور ان کی تالیفات کے بارہ میں بیرونی دنیا کو بہت کم معلومات حاصل ہیں ۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ پہلے اپنوں سے ابتدا کریں اور اگر محکمہ اوقاف مغربی پاکستان صدق دل اور خلوص نیت سے اس کام کا عزم کر لے تو وہ یقیناً مکتبہ اسلامی کو انتہائی قیمتی مواد فراہم کرنے کا باعث ہو گا اور اس لازوال کارنامہ سے خود وہ اور اس کے کاربرداران بھی امر ہو جائیں گے۔

اعتذار

اخباری کاغذ کی حد سے بڑھی ہوئی گرانی کے باعث جس نے بڑے بڑے اخبارات اور رسائل کو اپنے اپنے صفحات کم کرنے پر مجبور کر دیا ہے ——— "ترجمان الحدیث" کی اشاعت حالیہ سے بھی ۱۶ صفحات کم کروائے گئے ہیں ، جس کی وجہ سے کئی مستقل اور اہم مضامین بھی شائع ہونے سے رہ گئے ہیں امید ہے کہ آئندہ حسب سابق پرچہ ۶۴ صفحات پر ہی مشتمل ہو گا ۔ انشاءاللہ

——— (ادارہ) ———